مقام

امام الہدی

ابی منصور ماتریدی

رحمہ اللہ تعالی

رشحات قلم

عنایۃ اللہ عینی

دار الامام الاعظمؒ

پشاور، پاکستان

مقام

امام الہدیٰ

ابی منصور ماتریدی

رحمہ اللہ تعالی

المولود—۲۳۸ھ المتوفی—۳۳۳ھ

رشحاتِ قلم



عنایۃ اللہ عینی

امام وخطیب جامع مسجد انقلابی

مقام امام الہدیٰؒ

فہرست

*- تمہید.. صفحہ ۵

*- اسلام کے حقیقی ورثاء....................................۶

*- سببِ تالیف...۸

*- امام الہدیٰ الماتریدیؒ ۹

*- مقام ومنزلت.. ۱۱

*- تصانیف امام الہدیٰؒ ۱۲

*- انتقال پر ملال...۱۴

*- مشائخ امام الہدیٰؒ ۱۵

*- تلامیذ امام الہدیٰؒ ۱۶

*- امام الہدیٰؒ اور حنفی مذہب.................................۱۸

*- سندِ علوم ماتریدیؒ ۱۹

*- سند علوم امام اعظمؒ ۲۰

*- اہم نکتہ.. ۲۲

*- امام الہدیٰ اور اصول علم کلام.............................. ۲۲

مقام امام الہدیؑ

فہرست

*-حواس خمسہ...٢٢

*-عقل..٢٢

*-شبہ جواب شبہ...٢٤

*-خبر صادق..٢٥

*-خبر رسول مؤید بالمعجزہ....................................٢٥

*-خبر متواتر...٢٦

*-عدم حجیت خبر واحد.......................................٢٧

*-اہم بات...٣٠

*-منہج امام الہدی..٣١

*-اثبات معرفت الھیہ...٣١

*-حدوث عالم..٣١

*-اثبات صفات الھیہ..٣٣

*-اثبات صفت تکوین..٣٣

*-صفات فعلیہ..٣٥

مقام امام الہدیؒ

فہرست

*-ضرورت رسالت..۳۵

*-افعال اللہ.. .۳۵

*-افعال العباد.. .۳۶

*-حسن وقبح... .۳۶

*-حقیقت ایمان... ....۳۷

*-ایمان واسلام..۳۷

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تمہید

پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک نے پیشنگوئی فرمائی تھی کہ اگر دین اسلام (ایک دور دراز) ثریا ستارہ پر بھی ہوا، تو (میری امت میں) فارس (اہل عجم) کے کچھ لوگ اسے وہاں سے بھی حاصل کر کے ساتھ لائینگے "لو كان الدين عند الثريا، لذهب به رجل من فارس –أو قال– من ابناء فارس حتى يتناوله"[1]۔

تاریخ گواہ ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک کی یہ پیشن گوئی حرف بہ حرف صادق ہوئی، اور خیر القرون کے دوسرے قرن سے لیکر تا دم آج، اہل عجم نے دین اسلام کی اتنی خدمات کی ہیں، اتنی قربانیاں دی ہیں کہ جن کی مثال کوئی نہیں۔

اسلامی نظام کا نفاذ ہو یا خلافت اسلامیہ کا استحکام، اسلام کی سرحدات کی تحفظ کیلئے کفار کے ساتھ جہاد مسلسل ہو یا دین

....

۱)۔ اخرجہ البخاری، ۴۸۹۷۔ و مسلم، ۲۵۴۶۔

پر مر مٹنے کی داستانِ شہادت، اسلام کے عقائد کی تحفظ ہو یا اس کے احکام کی تفصیل کا بیان، تفسیر کا وجدان ہو یا حدیث کا میدان، قراآت کے بحور میں تیراکی ہو یا راہِ تجوید پر روانی ہو، علم فقہ میں غوطہ زنی ہو یا اصولِ فقہ میں دقت نظر ہو، ابحاث فلسفہ میں مہارت ہو یا منطق کے قضایا سے محبت ہو، نحو کی باریکیاں ہو یا صیغوں کی تعلیلات، مہارت عربیہ سے شناسائی ہو یا اس کی شاعری کی دانائی ہو۔ ان سب میں دین اسلام کی خاطر اہل عجم سبقت لے چکے ہیں۔ لاریب کہ ان نفوس قدسیہ نے اپنے خونِ جگر سے گلشنِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبارک کی آبیاری کی ہے، اور تا قیامت کرتے رہیں گے۔

اسلام کے حقیقی ورثاء

تاریخِ اسلام کے قاری سے یہ مخفی نہ ہوگا کہ صحابہ کرام رض کے بعد دین اسلام کے سب سے بڑے مجتہد حضرت امام اعظم رح [ت:۱۵۰] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے محدث امام محمد بن اسماعیل بخاری رح [ت:۲۵۶] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے مفسر

....

امام محمد بن جریر طبریؒ [ت:۳۱۰] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے نحوی امام عمرو بن عثمان سیبویہؒ [ت:۱۸۰] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے ماہر عربیت امام ابو القاسم محمود بن محمد جار اللہ زمخشریؒ [ت:۵۳۸] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے عرّیف رجال امام شمس الدین ذہبیؒ [ت:۷۴۸] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے ماہر علم علل حدیث امام ابو محمد عبداللہ بن یوسف زیلعیؒ [ت:۷۶۲] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے فقیہ امام ابوالحسن علی بن ابوبکر برہان الدین مرغینانیؒ [ت:۵۹۳] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے فلسفی امام ابو علی حسین بن سیناؒ [ت:۴۲۷] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے منطقی امام فخر الدین رازیؒ [ت:۶۰۶] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے خلیفہ سلطان سلیمان قانونیؒ [ت:۹۲۶] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے شاعر اور عارف امام جلال الدین رومیؒ [ت:۶۷۲] عجمی ہیں۔ سب سے بڑے عاشقِ خدا حسین بن منصور حلاجؒ [ت:۳۰۹] عجمی ہیں۔ اور سب سے بڑے علم کلام

....

کے ماہر امام محمد بن محمد ابو منصور ماتریدیؒ [ت:۳۳۳]
بھی عجمی ہیں۔ مزید ان کی فہرست بہت طویل ہوگی، یہ مشت
نمونہ خروارے کافیٔ اکفتاء ہیں۔ دراصل یہی اہل عجم ہی دین
اسلام کے حقیقی ورثاء ہیں۔

سبب تالیف

ہمارا اصل مطلوب ان اعاظم امت مرحومین میں آخر الذکر ہستی کا ذکرِ خیر تحریر کرنا ہے، کیونکہ ہماری تحریر کا اصل مدعا ذاتِ امام الہدی ماتریدیؒ ہیں۔

مقام حیرت ہے کہ امام ماتریدیؒ کی شخصیت جتنی عظیم ہے اتنے ہی وہ پس پردہ ہیں۔ بہت کم ہی ان کی تاریخ وارد ہوئی ہے، اور ہماری شومیٔ قسمت کہ اسلامی دنیا کی اس عظیم متاثر کن شخصیت کے متعلق معلومات سے ہماری اردو کا دامن خالی ہے، اسی کمی کو پورا کرنے کے واسطے امام ماتریدیؒ اور انکی خدمات دینیہ کے متعلق چند سطور سپردِ ورق کر رہا ہوں، اللہ تعالی شرف قبولیت سے نوازے۔

....

امام الہدیٰ الماتریدیؒ

سیدی الامام، المفسر، المحدث، الفقیہ، الاصولی، الجدلی، النظار، الصوفی، الولی الکامل، رئیس المتکلمین، مصحح عقائد المسلمین، الحجۃ، الثقۃ الثقۃ، علم الدین، شیخ الاسلام، حجۃ اللہ علی الارض، امام الہدیٰ **محمد بن محمد بن محمود ابو منصور الماتریدی** السمرقندیؒ (۱) شہر بخاری کے نواح میں ایک جنت نما شہر سمرقند کے محلہ ماترید میں پیدا ہوئے (۲)۔

مصادر کتب میں کہیں بھی آپ کی تاریخِ ولادت کا ذکر نہیں ملتا، تاہم آپ کے اساتذہ (۳) میں امام محمد بن مقاتل الرازیؒ کی تاریخ وفات ۲۴۸ھ (۴) سے قرین قیاس حسب ابتدائی تعلیمی عمر یہی معلوم ہوتی ہے کہ ولادت امام ماتریدیؒ ۲۳۰

....

۱)۔ الجواہر المضیہ فی طبقات الحنفیہ للامام القرشیؒ ۳/۳۶۰۔

۲)۔ الانساب للامام السمعانیؒ ۱۲/۳۔

۳)۔ اشارات المرام عن عبارات الامام ص ۱۲۔

۴)۔ لسان المیزان لابن حجرؒ ۷/۵۱۸۔

تا ۲۴۰ سن ہجری کے درمیان ہوئی ہوگی ۔ واللہ اعلم

امام ماتریدیؒ ایک کٹر حنفی تھے، حضرت امام اعظمؒ کے اصول و فروع میں شدید متبع تھے [۱]۔ انھوں نے امام اعظمؒ کی کتب خمسہ کو بنیاد بنا کر ان کی نصوص اخذ کردہ مسائل اپنی کتابوں میں لکھے، اور ان سے کہیں عبارۃ النص، کہیں اشارۃ النص، کہیں اقتضاء النص اور کہیں مفہوم مخالف میں خوب استفادہ کیا [۲]۔

یاد رہے امام ماتریدیؒ کسی مذہب جدید کے بانی نہیں ہیں، بلکہ وہ عقائد اہل سنت میں مذہب امام اعظمؒ کی تفصیل و وضاحت بیان کرنے والے علماء حنفیہ کے سپہ سالار فن تھے [۳]۔ کیونکہ اصل مؤسس و بانیٔ مذہب تو امام اعظمؒ ہی ہیں، جب کہ امام الہدیٰ ماتریدیؒ ایک شارح کی حیثیت سے

....

۱)۔ التمہید لقواعد التوحید لابی المعین النسفی ۳۵۔ کشف الظنون لحاجی خلیفہ ۳۳۵۔

۲)۔ اتحاف السادۃ المتقین لمرتضیٰ الزبیدیؒ ۱۳/۲۔

۳)۔ اشارات المرام للبیاضیؒ ص ۱۲۔

ان کے تابع تھے۔اس وجہ سے کثیر علماء کی متفقہ رائے ہے کہ امام الہدیٰ عقائد اہل سنت کے صحیح نتائج کو پہنچے تھے۔ وہ در حقیقت وہی عقائد تھے، جن کو امام اعظمؒ نے بیان فرمائے تھے (۱)۔

مقام ومنزلت

علماء امت نے آپؒ کو القابات عظیمہ سے سراہا ہے۔ اور آپؒ کو امام الہدیٰ، علم الدین، شیخ اہل السنۃ والجماعۃ، رئیس المتکلمین، مصحح عقائد المسلمین، مہدی الامۃ اور مناضل الدین جیسے عظیم القابات سے پکارتے رہیں (۲)۔ چنانچہ آپؒ کے استاد امام ابو نصر العیاضیؒ [ت:۳۰۱] آپؒ کو امام الہدیٰ کے لقب سے موسوم کرتے تھے (۳)۔

....

۱)۔تاریخ المذاہب الاسلامیہ لابی زہرہ المصریؒ ص ۱۶۴۔

۲)۔الجواہر المضیہ للقرشیؒ ۵۵۲/۳۔اتحاف السادۃ المتقین للزبیدیؒ ۵/۲۔ الفوائد البھیہ فی تراجم الحنفیہ للکنویؒ ۳۱۹۔

۳)۔اتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۔

نیز:۔ امام ابو المعین النسفیؒ [ت: ۵۰۸][۱] کے بیان کے مطابق جب تک امام الہدیٰؒ درسگاہ میں تشریف نہ لاتے، تب تک امام ابو نصر عیاضیؒ سبق نہیں پڑھاتے تھے۔ اور جب امام الہدیٰؒ کو دور سے آتے دیکھتے تو محبت بھری انداز میں ان کے متعلق فرماتے۔ "وربک یخلق ما یشاء و یختار"[۲]۔

تصانیف امام الہدیٰ

امام الہدیٰؒ کی تاریخ میں اتنا کچھ وارد نہیں ہے۔ البتہ ان کی تبحر علمی، مجتہدانہ شان، فطانت و ذکاوت اور علم عقائد کے ساتھ ساتھ علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم اصول فقہ، علم لغت، علم فلسفہ، علم تقابل ادیان، علم مناظرہ، علم طبقات الارض، علم فلکیات اور علم تاریخ وغیرہ

....

۱)۔ تبصرة الادلة للامام ابی المعین النسفیؒ ۱/۴۷۶۔

۲)۔ سورة القصص :۶۸۔

کئی علوم میں ان کی مہارت اور عبور تام ان کی کتابوں سے معلوم ہوتی ہے۔

آپؒ نے ایک درجن سے زیادہ کتب منصۂ شہود پر لائے ہیں۔ جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

۱... تفسیر تاویلات القرآن

۲... کتاب التوحید

۳... رسالہ اوقاف القرآن

۴... کتاب المقالات

۵... کتاب العقیدہ

۶... کتاب الرد علی اوائل الادلۃ للکعبی

۷... کتاب الرد علی وعید الفساق للکعبی

۸... کتاب الرد علی تہذیب الجدل للکعبی

۹... بیان وہم المعتزلہ

۱۰... کتاب الرد علی الاصول الخمسۃ للباہلی

....

۱۱... کتاب الرد علی الروافض

۱۲... کتاب الرد علی اصول القرامطہ

۱۳... کتاب الرد علی فروع القرامطہ

۱۴... کتاب الجدل فی اصول الفقہ

۱۵... مأخذ الشرائع فی اصول الفقہ

۱۶... کتاب الدُرر فی اصول الدین

انتقال پُر ملال

آسمان علم کا یہ درخشندہ آفتاب ۳۳۳ ہجری کو سمرقند میں ہمیشہ کیلئے غروب ہوگیا۔ اناللہ واناالیہ راجعون (۱)۔

آپ رحؒ کو جاکردیزہ کے محمدیون مقبرے میں دفن کیا گیا(۲)۔

*___*___*___*___*___*___*

....

۱)۔ الجواہر المضیہ ۳/۳۶۱۔ کشف الظنون ۱۷۵۱۔ الفوائد البہیہ ۲۳۰۔

۲)۔ سد الثغور فی مناقب الماتریدی ابی منصورؒ ۱۰۵، لصدیقنا الشیخ احمد الدمنہوری۔

مشائخِ امام الہدیؒ

حقیقت تو یہ ہے کہ امام ماتریدیؒ کی طرح ان کے مشائخ وتلامیذ بھی پردۂ غیب کے اس پرے ہیں، تاہم کتابوں میں چند ایک کے تذکار موجود ہیں، جنہیں ہم اپنی بساط کے مطابق ذکر کررہے ہیں۔

امام ماتریدیؒ نے جن سے کسب فیض حاصل کیا ہے، جو ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱)۔ امام محمد بن مقاتل رازیؒ [ت:۲۴۸]

۲)۔ امام نصیر بن یحیی بلخیؒ [ت:۲۶۸]

۳)۔ امام ابوبکر احمد بن اسحاق جوزجانیؒ [ت:بعد ۳۰۰]

۴)۔ امام ابونصر عیاضیؒ [ت:۳۰۱] (۱)

۵)۔ امام ابوعوسجہ توبہ بن قتیبہؒ [ت: ؟] (۲)

....

۱)۔ اشارات المرام للبیاضیؒ ص ۱۱، ۱۲۔ اتحاف السادۃ المتقین للزبیدیؒ ۲/۵۔

۲)۔ القند فی ذکر علماء سمرقند لابی حفص عمر النسفیؒ ص۱۱۶۔

تلامیذِ امام الہدیؒ

امام ماتریدیؒ سے جن ائمہ واعلام رحمہم اللہ نے اخذ علم فرمایا ہے ، جہاں تک ہمیں کتابوں سے معلوم ہوئے وہ درج ذیل ہیں۔

۱)۔ امام ابو احمد عیاضیؒ [ت: ؟][۱]

۲)۔ امام اسحاق بن احمد سمرقندیؒ [ت: ۳۴۲]

۳)۔ امام ابوالحسن علی رُستغفَنیؒ [ت: ۳۵۰]

۴)۔ امام عبدالکریم بزدویؒ [ت: ۳۹۰]

۵)۔ امام ابو عصمہ بن ابی اللیث سمرقندیؒ [ت: ؟][۲]

یاد رہے کہ کسی کے کم اساتذہ اور کم شاگردوں سے ان کی شان میں کمی نہیں آتی۔ بہت سے انبیاءؑ ایسے بھی گزرے ہیں جن کے بہت کم ہی شاگرد تھے بلکہ بعض کے بالکل بھی شاگرد نہیں تھے۔ اسی طرح بہت سے ایسے علماءؒ بھی

....

۱)۔ تبصرۃ الادلۃ للامام ابی المعین النسفیؒ ۳۵۹/۱۔

۲)۔ الفوائد البہیہ للکنویؒ ص ۱۱۶، ۳۱۹۔

گزرے ہیں جن کے مشائخ و تلامیذ بہت کم ہی تاریخ میں وارد ہیں۔ انسان کے کمال کا پتا ان کی اپنی ذات سے ہوتا ہے۔

امام ماتریدیؒ کی عظمت اور علو شان ان کی کتابوں تاویلات القرآن اور کتاب التوحید کے مطالعہ سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔ ان کے اعلیٰ مقام و عظیم مرتبہ کیلئے یہی کافی ہے کہ امت مسلمہ کے بڑے بڑے اساطین و ائمہ اعلام نے انکو اپنا امام اور پیشوا مانا ہے اور ان کے سامنے سر خم تسلیم کر کے خود کو ان کی نسبت سے ماتریدیہ کہلانے پر فخر کرتے ہیں۔

ان ماہر علم و دین رہبران انسانیت نے امام ماتریدیؒ کے منہج کلامی اور اصول فقہی کی تشریح و وضوح میں ایسی ایسی کامیاب کتابیں تالیف فرمائی ہیں، جو آج تک مسلمانوں کیلئے مشعل راہ ہیں۔ جن پر امت مسلمہ کی ایک جم غفیر اور بہت بڑی تعداد گامزن ہیں۔

....

امام الہدیٰؒ اور حنفی مذہب

امام الہدیٰؒ مشرق میں امام اعظمؒ کے علوم کے امین اور ترجمان تھے۔ مجتہد فی المذہب تھے، حنفی مذہب میں اپنی مجتہدانہ آراء رکھتے تھے، جن پر علماء ماوراء النہر کا معمول تھا۔ فقہی جزئیات اور ان کے طرق استنباط اور اصول اخذ ورد پر گہرا عبور رکھتے تھے۔ امام الہدیٰؒ نہ صرف علم الکلام میں رہبر و مقتدیٰ تھے، بلکہ فقہی اجتہاد میں بھی ملکہ تامہ رکھتے تھے اور آپؒ کی فقہی اصول کے مستنبط شدہ جزئیات کو سادات حنفیہؒ مذہب ماوراء النہر سے تعبیر کرتے چلے آرہے ہیں۔

امام الہدیٰؒ نے ان دونوں علوم کو بطرز جدل ومناظرہ اپنے تلامیذ کو پڑھائے جن سے نہ صرف ان کے ہونہار طلباء امت مسلمہ کے عظیم رہبران بن گئے۔ بلکہ پورے وسط ایشیاء میں سادات حنفیہؒ کے فقہی اور عقدی مذہب کا پھیلاؤ بھی خوب ہوا اور یوں اس پورے خطے سمیت جنوبی ایشیاء اور مشرق وسطیٰ میں بھی حنفی مذہب پھیل گیا۔

....

سند علوم ماتریدیؒ

امام الہدی ماتریدیؒ نے امام محمد بن مقاتل رازیؒ [ت:۲۴۸]، امام نصیر بن یحیی بلخیؒ [ت:۲۶۸] اور امام احمد بن اسحاق ابوبکر جوزجانیؒ [ت: ۳۰۱] کے سامنے زانوئے تلمذ طے فرمایا۔

امام محمد بن مقاتل رازیؒ نے امام عصام بن یوسف بلخیؒ [ت:۲۱۰] سے اخذ علم فرمایا، اور امام نصیر بن یحیی بلخیؒ نے امام ابو سلیمان موسی بن سلیمان جوزجانیؒ [ت:۲۲۰] سے،امام محمد بن سماعہؒ [ت:۲۳۳] سے،اور امام محمد بن مقاتل رازیؒ سے اخذ فیض کیا۔ جبکہ امام احمد بن اسحاق ابوبکر جوزجانیؒ نے امام ابو سلیمان جوزجانیؒ اور امام محمد بن مقاتل رازیؒ سے کسب فیض فرمایا۔

امام ابو سلیمان جوزجانیؒ نے امام عصام بن یوسف بلخیؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے۔ جبکہ امام

....

عصام بن یوسف بلخیؒ اور امام محمد بن سماعہؒ نے امام حماد بن ابی حنیفہؒ [ت:۱۷۶]،امام ابو یوسف القاضیؒ [ت:۱۸۲]، امام محمد بن حسن شیبانیؒ [ت:۱۸۹]، امام ابو مطیع حکم بن عبد اللہ بلخیؒ [ت:۱۹۹]، اور امام ابو مقاتل حفص بن سلم سمرقندیؒ [ت:۲۰۱] سے اخذ فیض فرمایا (۱)۔

سند علوم امام اعظمؒ

ان حضرات نے امام اعظمؒ [ت:۱۵۰] سے علم حاصل کیا۔ اور سیدی امام اعظمؒ نے امام حماد بن ابی سلیمانؒ [ت:۱۲۰] سے انھوں نے امام ابراہیم نخعیؒ [ت:۹۶] سے انھوں نے امام علقمہ بن قیس نخعیؒ [ت:۶۱] سے انھوں نے صحابیٔ رسول اللہ ﷺ مبارک، سیدی عبد اللہ بن مسعودؓ [ت:۳۲] سے جب کہ انھوں نے آنحضرت ﷺ مبارک سے علم حاصل کیا(۲)۔

....

۱)۔اشارات المرام ص ۱۱، ۱۲۔

۲)۔کشف الآثار الشریفہ للحارثیؒ ۲/۴۲۳۔

اہم نکتہ

امام الہدیٰؒ تین واسطوں سے امام اعظمؒ کے شاگرد ہیں، اور امام اعظمؒ چار واسطوں سے رسول اللہ ﷺ مبارک کے شاگرد ٹھہرے۔ یاد رہے کہ یہ سند **تفقہ فی الدین، مکث دائم للعلم** **اور ملازمت طویل عند الشیخ** ہے، ورنہ کتب حدیث میں امام اعظمؒ کی ثنائیات اور وحدانیات بھی موجود ہیں[1]۔ جن سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔

....

۱)۔ جامع المسانید للخوارزمیؒ ۱/۲۲-۲۵۔

امام الہدی اور اصول علم کلام

امام ماتریدیؒ کے نزدیک کسی بھی شے کو سمجھنے اور جاننے کیلئے انسان تین چیزیں بروئے کار لاتا ہے۔ جنہیں علم کلام کی اصطلاح میں "اسبابِ علم" کہتے ہیں (۱)۔

نمبر،۱)۔ حواس خمسہ :-

یعنی پانچ حواس : سمع (سننا)، بصر (دیکھنا)، ذوق (چکھنا)، لمس (چھونا)، شم (سونگھنا)۔

نمبر،۲)۔ عقل :-

امام الہدی فرماتے ہیں کہ احکام و مسائل کا راستہ نقل ہے، جب کہ معرفت کا راستہ عقل ہے۔"ان سبیل الشرع السمع، فاما الدین فان سبیله العقل" (۲)۔ مزید فرماتے ہیں کہ عقل کو حجت ماننا کئی وجوہ سے ہے، جن کی وجہ سے

....

۱)۔ کتاب التوحید للماتریدیؒ ص ۹۔

۲)۔ تلخیص الادلہ لقواعد التوحید للصفارؒ ۱/۱۳۲۔

حس اور خبر میں عقل کی طرف مجبوراً جانا ہی پڑتا ہے۔ جیسے کوئی شے، حس کے احاطے اور ادراک سے دور ہو، یا کسی خبر میں غلطی کا احتمال ہو، یا معجزاتِ پیمبر اور تمویہاتِ ساحر وغیرہ میں فرق اور تمیز کرنے کیلئے عقل کا استعمال ضروری ہے۔

قرآن پاک نے انسان کو حق کی نورانیت اور باطل کی ظلمت میں فرق کرنے کیلئے جا بجا عقل استعمال کرنے اور ان میں غور و فکر کرنے کا بار بار حکم اور ترغیب دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں ہماری نشانیاں اس کائنات میں، "سنریھم آیاتنا فی الآفاق" [سورۃ فصلت:۵۳] آخر سورت تک۔ اور اسی طرح ارشاد ہے کہ "افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت" [سورۃ الغاشیہ:۱۷] اور "ان فی خلق السموات و الارض" [سورۃ البقرۃ : ۱۶۴] اور "وفی انفسکم افلا تبصرون" [سورۃ الذاریات : ۲۱] وغیرہ آیات میں غور و فکر کرنے کی

ترغیب دی گئی ہے (۱)۔

شبہ جوابِ شبہ

ممکن ہے کوئی کہے کہ خبر کے ذریعے ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ عقل حجت نہیں، بلکہ نقل و سمع حجت ہے اور اللہ تعالی کی معرفت سمعی و نقلی ہے نہ کہ عقلی ۔کیونکہ آیت ہے کہ ہم تب تک عذاب نہیں دیتے، جب تک رسول کو نہ بھیجیں "وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا" [سورۃ الاسراء:۱۵]۔

سیدی امام الہدیٰؒ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ "اس آیت میں عذابِ دنیاوی مراد ہے۔ جو کہ عذابِ کفر سے الگ عذاب ہے، چونکہ یہ عذاب عارضی ہے جبکہ عذاب کفر تو دائمی ہوگا۔ اور اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو توحید پر حجت تمامی کے دلائل قائم کئے تھے ۔ اگر ان کو (دلائل عقلیہ کے ذریعے توحید کیلئے) یہ بات لازم نہ ٹھہراتے، ورنہ تو جب انبیاء علیہم السلام ان کو (دعوتِ توحید کیلئے) بلاتے تو یہ

....

۱)۔ کتاب التوحید ص ۱۰،۱۱۔

(کافر) ان کو کہہ دیتے کہ تم کیا ہو، اور کس نے تمہیں ہماری طرف بھیجا ہے۔ پس جب ان کا یہ اعتراض نہیں تھا تو معلوم ہوا کہ ان پر حجت عقل کے ذریعے تمام کی گئی تھی۔ (پس اگر عقل سبب علم نہ مانہ جائے تو اس انکار سے سبب علم خبر کا انکار بھی لازم آئے گا۔ کیونکہ عقل ہی کے ذریعے تو سچی اور جھوٹی خبر میں تمیز لازم آتی ہے، جبکہ بغیر تمیزِ عقل کے، خبر پر علم حاصل نہیں ہوتا) [1]۔

نمبر،۳)۔ خبرِ صادق :-

امام الہدیؒ کے نزدیک خبر صادق کی دو قسمیں ہیں۔ خبر رسول المؤید بالمعجزۃ اور خبرِ متواتر۔

خبر رسول المؤید بالمعجزۃ :-

جاننا چاہیئے کہ عقلاء کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جب تصدیق الکاذب قبیح ہے، تو تکذیب الصادق بھی قبیح ہے [2]۔

....

۱)۔ تاویلات القرآن للماتریدیؒ ۷/۱۹۔

۲)۔ التسدید شرح التمہید لقواعد التوحید للسغناقیؒ ۲۲۸۔

اسلئیے کہ عقل کے ذریعے جب ایک عام خبر کو قبول کیا جا سکتا ہے ، تو اخبارِ رسل علیہم السلام بطریق اولی عقل کے ذریعے قبول کیا جائینگے ، کیونکہ جب ان کے پاس اپنے دعوے پر واضح معجزات ہو تو یہ ان کی اخبار کی صداقت ہوگی ، کہ ان سے (معجزات کے ذریعے) قبولِ اخبار پر دل کو تسلی ملتی ہے(۱)۔

خبرِ متواتر:۔

امام الھدیؒ خبر متواتر کے متعلق محرر مسئلہ ہیں کہ اخبارِ انبیاء علیہم السلام ہمیں جن زبانوں کے ذریعے پہنچی ہیں ، جب تک ان کے اس دلیلِ صداقت یا برہانِ عصمت نہ ہو ، (ان زبانوں) سے (وہ اخبار) بیان کرنے میں غلطی اور وہم کا احتمال ہو سکتا ہے ۔ ضروری ہے کہ جو خبر پہنچی ہو اس میں غور و تأمل کیا جائے ۔ پس اگر خبر میں کذب نہ پایا جائے کہ اس کو اتنے (کثیر) لوگوں نے روایت کی ہو کہ ان کی برہانِ عصمت واضح ہو تو یہ خبرِ متواتر کا وصف ہے ۔ اور اگر خبر کو یہ

....

۱)۔ کتاب التوحید للماتریدیؒ ص ۱۰۔

وصف حاصل نہ ہو، تو خبر نبی رحمت ﷺ مبارک کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے احکام کیلئے لازمی ہوگی ، ہاں لیکن (عقیدے کیلئے) اس کے راویوں کی حالت میں (عدم کثرت و تواتر سے) اجتہاد و غور کرنے کی وجہ سے اس کو ترک کی جائے گی (۱)۔

عدم حجیت خبر واحد

امام الہدیؒ کی عبارت سے یہی معلوم ہوا ہے کہ خبر واحد اعتقاد میں حجت نہیں ہے۔ اگر خبر متواتر کی طرح خبر واحد بھی اعتقاد کے باب میں حجت مانی جائے تو کئی ایک خرابیاں پیدا ہوجائینگی۔

ا...... اگر خبر واحد حجت مانی جائے، تو ہم پر ہر سنی سنائی بات کی تصدیق لازم آئے گی۔ حالانکہ ہم ہر سنی سنائی بات کی تصدیق نہیں کرسکتے، چاہے اس کا ناقل ثقہ ہی کیوں نہ ہو، اور یہ مسئلہ ظاہر ہے اسے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

....

۱)۔ کتاب التوحید ص ۱۰۔

۲...... محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ تصحیح و تحسین اور تضعیف امور ظنیہ میں سے ہیں ، اس لئے ان احتمالات میں قطعیات عین ممکن نہیں ہوتی ، شاید اس کے برعکس حکم قطعی واقع ہو۔

۳...... اکثر محدثین شروط صحت حدیث کی موجودگی پا کر حدیث پر صحت کا حکم لگاتے ہیں ، پھر اس حدیث میں کوئی علت قادحہ پاکر اسے ضعیف ٹھہراتے ہیں ، پھر جمع طرق میں تقویت کی وجہ سے اس حدیث پر صحت کا حکم لگاتے ہیں۔ یہ عمل اس بات پر بین دلیل ہے کہ خبر واحد عقائد میں حجت نہیں۔

۴...... اگر اخبار آحاد قطعیات کا فائدہ دیتی ہیں تو ان میں باہم تعارض نہ ہوتا۔ جیسا کہ اخبار متواتر میں تعارض نہیں ہوتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اخبار آحاد میں بہت تعارض واقع ہے ، جس کی وجہ سے یہ حجت و دلیل نہیں بن سکتیں۔

....

۵...... اگر خبر واحد حجت ہوتی تو گواہی میں پھر ایک ہی شخص قبول ہوتا ، اور اس کے ساتھ کسی دوسرے گواہ کی ضرورت نہیں ہوتی ، حالانکہ کسی بھی فیصلے میں کم از کم دو گواہ ضرور ہوں ، اکیلے شخص کی گواہی کو اعتبار حاصل نہیں ہوتا ، اس سے یہی معلوم ہوا کہ خبر واحد حجت نہیں۔

۶...... اگر خبر واحد حجت ہوتی تو عادل راوی اور فاسق راوی میں فرق نہیں ہوتا اور دونوں برابر ہوتے ، جس طرح خبر متواتر میں دونوں برابر ہوتے ہیں ۔ کیونکہ خبر متواتر میں عادل راوی اور فاسق راوی میں کوئی فرق نہیں ہوتا اور دونوں برابر ہوتے ہیں ، حالانکہ عند الاجماع والضرورۃ عادل اور فاسق برابر نہیں ، لہذا اسی وجہ سے خبر واحد حجت نہیں ہے(۱)۔

....

۱)۔ السیف الحاد فی الرد علی من اخذ بحدیث الآحاد فی مسائل الاعتقاد ۔ للشیخ سعید بن یعقوب القنوبی ص ۱۴، ۱۵۔

اہم بات

یاد رہے کہ عدم حجیت آحاد کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انہیں بالکلیہ ترک کی جائے، بلکہ امام الہدیٰؒ نے اخبار آحاد کو محتف بالقرائن کے واسطے قبول کیا ہے۔ جیسے حدیث رؤیت، حدیث عذاب قبر، حدیث شعب ایمان وغیرہ، احادیث آحاد کو قبول کرکے ان سے استدلال و استشہاد کیا ہے[1]۔

....

1)۔ کتاب التوحید ص ۶۰، ۲۷۰، ۲۸۶۔

منہج امام الہدیؒ

۱۔ اثبات معرفۃ الٰہیہ

امام الہدیؒ نے علم کلام کی ابتداء معرفت الٰہیہ سے کی ہے، جو کہ ان کے نزدیک مسئلہ معرفۃ اللہ دراصل راس العلم ہے(۱)۔ اور اس کی دلیل کیلئے انھوں نے اسباب علم سے عقل کو حجت و دلیل بنایا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ احکام و مسائل کا راستہ نقل ہے، جب کہ معرفت کا راستہ عقل ہے۔"ان سبیل الشرع السمع، فاما الدین فان سبیلہ العقل"(۲)۔

حدوث عالم

معرفت الٰہیہ کی اثبات کیلئے امام الہدیؒ نے مسئلہ حدوث عالَم سے عقلی دلیل دی ہے۔ اور یہ کوئی بدعی دلیل

....

۱)۔ کتاب التوحید ص ۶۔

۲)۔ تلخیص الادلۃ لقواعد التوحید للصفار ۱/۱۳۲۔

نہیں جیسا کہ بعضے کا گمان فاسد ہے، بلکہ انھوں نے اپنے اس دعوے پر جا بجا قرآن کریم سے استشہادات بھی نقل کئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ "قرآن پاک نے انسان کو حق کی نورانیت اور باطل کی ظلمت میں فرق کرنے کیلئے جا بجا عقل استعمال کرنے اور ان میں غور و فکر کرنے کا بار بار حکم اور ترغیب دی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں ہماری نشانیاں اس کائنات میں "سنریهم آیاتنا فی الآفاق "[سورۃ فصلت:۵۳] آخر سورت تک۔ اور اسی طرح ارشاد ہے "افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت "[سورۃ الغاشیہ:۱۷] اور " ان فی خلق السمٰوات و الارض" [سورۃ البقرۃ : ۱۶۴] اور " وفی انفسکم افلا تبصرون" [سورۃ الذاریات : ۲۱] وغیرہ آیات میں غور وفکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے" (۱)۔

....

۱)۔ کتاب التوحید ص ۱۰۔

۲۔اثبات صفات الہیہ

امام الہدیؒ معرفت الہیہ کے ساتھ اس کی صفات کے قائل نظر آتے ہیں، اوراللہ تعالی کیلئے حیات، قدرت، ارادہ، علم، سمع، بصر اور کلام کا اثبات کرتے ہیں ۔ ان کی ثبوت کیلئے عقل و نقل سے دلائل بیان کرتے ہیں، لیکن قائل ہیں کہ صفات باری تعالی کی نہ عین ذات ہے (کہ تعدد قدماء لازم نہ آئے)، اور نہ غیر ذات ہے (کہ تعطل لازم نہ ہو)۔ بلکہ اس کی صفات اس کے ساتھ ہوتی ہیں جنہیں جب چاہے اپنے اختیار سے موثر کرے (۱)۔

۳۔ اثبات صفت تکوین

یاد رہے امام الہدیؒ باری تعالی کی صفات کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں، صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ ۔ اول الذکر میں وہ صفت تکوین کا اضافہ بھی ثابت کرتے ہیں ۔ صفت تکوین کا مطلب ہے کہ عدم سے وجود دینا۔ جس کیلئے

....

۱)۔ کتاب التوحید ص ۳۷۔

نقلی دلیل "انما قولنا لشیئ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون" [سورۃ النحل:۴۰] سے استدلال کرتے ہیں (۱)۔ اور عقلی دلیل یہ ہے کہ یہ عالم نو پیدا ہے اور اس کا پیدا کرنے والا اللہ ہے عالم کی عدم سے پیدائش ہی صفت تکوین کا ثبوت ہے (۲)۔ تمام صفات افعال اسی صفت تکوین تحت واقع ہوتے ہیں۔ جیسے تخلیق، ترزیق، احیاء، اماتت وغیرہ ۔ صفت تکوین بھی باقی صفات کی طرح ازلی اور قدیم ہے (۳)۔

۴۔ صفات فعلیہ

امام الہدیؒ کا مسلک صفات فعلیہ یعنی ید، ساق، وجہ، ضحک، سخط، استواء، وغیرہ میں تفویض کا ہے، ہاں

....

۱)۔ تبصرۃ الادلۃ لابی المعین النسفیؒ ۱/۵۰۵۔

۲)۔ کتاب التوحید ص ۳۸۔ التمہید لقواعد التوحید لابی المعین النسفیؒ ۱۹۰۔

۳)۔ کتاب التوحید ص ۳۹۔

البتہ کبھی کبھی عند الضرورۃ دفع موہم تشبیہ کیلئے بدرجہ ظن تاویل بھی کرلیتے ہیں[۱]۔

۵۔ ضرورت رسالت

امام الہدیٰؒ اثبات معرفت الٰہیہ کے ذریعے ہی عقلی طور پر اثبات رسالت پر دلائل دیتے ہیں کیونکہ وہ حیات انسانی میں عقل کو رسالت و نبوت کی محتاج مانتے ہیں[۲]۔ نیز:- نبوت کی صداقت کیلئے دو شرائط بیان کرتے ہیں ۔ ذات نبوت میں وصف کمال کی انتہاء ، اور تائید رسالت کے واسطے معجزات کا اظہار[۳]۔

۶۔ افعال اللہ

امام الہدیٰؒ محرر مسئلہ ہیں کہ باری تعالیٰ کا کوئی کام مصلحت و حکمت سے خالی نہیں ہوتا ، اور نہ ہی اس کا کوئی کام

....

۱)۔کتاب التوحید ص ۵۷۔

۲)۔کتاب التوحید ص ۱۳۵۔

۳)۔کتاب التوحید ص ۱۴۱، ۱۵۰، ۱۵۱۔

عبث ہوتا ہے۔ کسی کی نفع یا نقصان میں اس کا کوئی نہ کوئی علت موجود ہوتا ہے (۱)۔

۷۔ افعال العباد

امام الہدیؒ کے نزدیک افعال العباد مخلوق ہیں اور ان کا خالق اللہ تعالی ہی ہیں۔ البتہ ان افعال کرنے کا اختیار اور استطاعت بندے میں ودیعت کی گئی ہے، لہذا بندے کسب افعال کے اختیار کی وجہ سے ثواب وعقاب پالینگے (۲)۔

۸۔ حسن وقبح

امام الہدیؒ کے نزدیک اشیاء میں حسن وقبح عقلی ہوتے ہیں۔ ہاں البتہ ان پر ثواب وعقاب شرع سے مرتب ہوتا ہے (۳)۔

....

۱)۔ کتاب التوحید ص ۱۶۰۔

۲)۔ کتاب التوحید ص ۱۸۸۔

۳)۔ العقیدۃ الاسلامیۃ ومذاہبہا، لقحطان الدوری ص ۲۰۷۔

۹۔ حقیقت ایمان

امام الہدیؒ کے نزدیک ایمان صرف تصدیق قلب کا نام ہے ۔ وہ اس میں اعمال کو داخل نہیں مانتے ۔ اسی وجہ سے وہ مرتکب کبیرہ کو کافر نہیں قرار دیتا ، بلکہ صرف گناہگار ہی ٹھہراتا ہے (۱)۔

۱۰۔ ایمان واسلام

امام الہدیؒ رقمطراز ہیں کہ حقیقت میں ایمان و اسلام دینی معاملے میں دونوں ایک ہی چیز کے الگ الگ نام ہیں۔ اگرچہ وہ ظاہری معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں ۔ حقیقت میں دونوں ہی کا مطلب ماننا اور یقین کرنا ہے (۲)۔

تلك عشرة كاملة

تمت بالخیر

....

۱)۔کتاب التوحید ص ۲۷۳۔

۲)۔کتاب التوحید ص ۲۸۴۔

